خواتین کارکنان کے اتحاد (ویمن ورکرز الائنس) اور ایوان ہائے صنعت و تجارت کا مشترکہ اعلامیہ

**ایوان ہائے صنعت و تجارت اسلام آباد، کراچی، ہری پور، پشاور، گوجرانوالا، مردان، رحیم یار خان، کوئٹہ، سکھر، فیصل آباد و جہلم کے مجاز نمائندگان اور خواتین کارکنان کا ملک گیر اتحاد (ویمن ورکرز الائنس) پاکستان کی معیشت کی بہتری کے لیے کارکنان بالخصوص خواتین کارکنان کے لیے حالاتِ کار بہتر بنانے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے باہمی اشتراک، تعاون اور رابطوں کو بہتر کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھانے کی غرض سے درج ذیل مشترکہ اعلامیے پر اتفاق کرتے ہیں۔**

**چونکہ** دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان قانون کی نگاہ میں شہریوں کی برابری کی ضمانت دیتا ہے، صنف کی بنیاد پر امتیاز کی ممانعت کرتا ہے اور معیشت سمیت قومی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی مکمل شرکت یقینی بنانے کے لیے خصوصی اقدامات اٹھانے کا کہتا ہے؛

چونکہ **پاکستان نےخواتین کے خلاف تمام امتیازات کے خاتمے کے کنونشن (CEDAW) ( ، شہری و سیاسی حقوق کے عالمی معاہدے (ICCPR) اور عالمی ادارہ محنت (ILO) کے تیس (30) کنونشنوں کی توثیق کر رکھی ہے جن میں حکومتِ پاکستان کو تمام شعبہ ہائے زندگی میں خواتین کی شرکت بہتر بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات لینے کا کہا گیا ہے تا کہ پائیدار ترقی کے حصول کے لیے ان کی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائی جاسکیں؛**

**چونکہ** پاکستان یورپی اتحاد (EU) کی جنرلائزڈ سکیم آف پریفرینشیل ٹریٹمنٹ (GSP-Plus) سے بھی مستفید ہورہا ہے جس کے تحت ترقی پذیر ممالک کو تجارتی مراعات فراہم کی جاتی ہیں تا کہ پائیدار ترقی اور بہتر حکمرانی کے فروغ کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے؛

چونکہ **خواتین پاکستان کی آبادی کا تقریباً نصف حصّہ ہیں لیکن معاشی سرگرمیوں میں ان کی شمولیت کی شرح اپنی تعداد سے مطابقت رکھتی ہے اور نہ ہی یہ خواتین کی اصل صلاحیتوں کی عکاسی کرتی ہے کیونکہ کئی سماجی، ثقافتی اور ساختیاتی عوامل ان کی راہ میں مزاحم ہیں جن کا جامع حل پالیسی، قانونی اور انتظامی اقدامات کے ذریعے ممکن ہے اور جو حکومتی توجہ اور عمل کا متقاضی ہے؛**

**لہٰذا ویمن ورکرز الائنس اور مذکورہ بالا ایوان ہائے صنعت و تجارت:**

**اعتراف کرتے ہیں کہ** خواتین بالخصوص رسمی صنعتی اور خدمات کے شعبوں میں کام کرنے والی خواتین کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں غیر مساوی اجرت، کم اجرت والے کام، امتیازی سلوک اور ہراسانی شامل ہیں اور ٹریڈ یونین کے نمائندوں کی طرف سے ان معاملات پر خال خال ہی بات کی جاتی ہے؛

**تسلیم کرتے ہیں کہ** خواتین کارکنان کے مفادات کے تحفظ اور ان کے حالاتِ کار کو بہتر بنانے کے لیے ترجیحی بنیادوں پر ٹھوس اقدامات سے نہ صرف اداروں کی پیداواری صلاحیت بہتر ہوگی بلکہ ان کی بدولت دیگر خواتین کی حوصلہ افزائی ہو گی کہ وہ معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیں جس سے غربت میں کمی آئے گی،معیار زندگی بلند ہوگا اور ملکی معیشت ترقی کرے گی؛

**سمجھتے ہیں کہ** عالمی ادارہ محنت کے 30 کنونشنوں بالخصوص سی-100 (مساوی اجرت کا کنونشن 1951) اور سی-111( ملازمت میں امتیازات کا کنونشن 1958) پر مکمل اور بھرپور عملدرآمد سے پاکستان میں مزدوری کے حالات میں بہتری آئے گی جس کے نتیجے میں عالمی منڈی میں پاکستان کا مقام بلند ہوگا اور آجروں اور سرمایہ کاروں کو سہولت ہوگی؛

**اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ** فریقین مذکورہ بالا اضلاع میں خواتین کارکنان کے مسائل کے حل اور معاشی سرگرمیوں میں ان کی شمولیت بہتر بنانے کے لیے باہمی تعاون، اشتراک اور رابطے مضبوط بنائیں گے اور پاکستان کے دیگر اضلاع کے لیے ایک لائقِ تقلید مثال قائم کریں گے؛

اعلان کرتے ہیں کہ **فریقین** **مذکورہ بالا اضلاع میں**’**ایمپلائرز اور ویمن ورکرز ورکنگ گروپ ‘کے نام سے اپنے اپنے مجاز نمائندوں پر مشتمل**  **مشترکہ ورکنگ گروپ تشکیل دیں گے جو آجران اور کارکنان کے مابین روابط مضبوط بنائیں گے نیز ان گروپوں کا مقصد یہ بھی ہوگا کہ بات چیت اور ضروری مراعات کی فراہمی کے ذریعے ہر طرح کی جائے کار کو خواتین کے لئے سازگار بنائے جائے اور آجران و خواتین کارکنان کی صلاحیتیں بہتر بنانے کے لیے پروگراموں کا انعقاد کیا جائے۔ بالخصوص یہ ورکنگ گروپ کم از کم اجرت او تحریری معاہدہ ملازمت کی فراہمی، خواتین کے لیے علیحدہ بیت الخلا کی سہولت اور ہراسانی کی شکایات پر کارروائی کے لیے کمیٹیوں کے قیام اور دیگر متفقہ طور پر طے کردہ معاملات کو بہتر بنانے کے لیے کام کریں گے۔ یہ گروپ مزدوری سےمتعلق قوانین کے نفاذ کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے باقاعدگی سے اپنے اجلاسوں کا انعقاد بھی کریں گے؛**

یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ **مشترکہ ورکنگ گروپ مذکورہ بالا اضلاع میں خواتین کارکنان کے حالاتِ کار پر نظر رکھیں گے اور حکومت کو اس بابت انتظامی و پالیسی اقدامات لینے سے متعلق سفارشات بھی پیش کریں گے؛**

اور مطالبہ کرتے ہیں کہ **وفاقی و صوبائی حکومتیں افرادی قوت میں خواتین کی شرح بڑھانے کے لیے خواتین کارکنان اور ایوان ہائے صنعت و تجارت کی اس مفاہمتی کاوش کو سراہتے ہوئے متعلقہ لیبر قوانین کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کریں، ان کے نفاذ کو یقینی بنائیں اور خواتین کے حالاتِ کار کو بہتر بنانے کے لیے تمام ضروری انتظامی اقدامات اٹھائیں۔**